

☆ 'اصول الفقہ للمبتدئين' (مبتدیوں کے لیے آسان اسلوب میں حنفی اصول فقہ کے مباحث)

☆ 'تسهیل اصول الشاشی' (درسی کتاب 'اصول الشاشی' کے مباحث کی تسہیل باضافہ تمرینات)

☆ 'طریق الوصول الی علوم البلاغۃ' (شاہ عبدالعزیز دہلوی کے رسالہ 'میزان البلاغۃ' کی آسان عربی زبان میں شرح، اور مثالوں کے ذریعے سے اسالیب بلاغت کی تشریح و توضیح)

☆ 'البلاغۃ الصافیۃ' (درسی کتاب 'مختصر المعانی' کی تسہیل و تہذیب اور مفید تمرینات کا اضافہ)

☆ 'توضیح الفرائض السراجیۃ' (درسی کتاب 'سراج' کی تسہیل، اور جدول و تدریبات کے ذریعے سے مسائل وراثت کی وضاحت)

☆ 'تلخیص شرح العقیدۃ الطحاویۃ' (صدر الدین علی بن علی بن محمد کی شرح العقیدۃ الطحاویۃ کی تلخیص اور جگہ جگہ موضوع کی مناسبت سے اہم مباحث کا اضافہ)

مذکورہ کتب میں سے بیشتر کے مولف و مرتب مولانا محمد انور بدخشاہی ہیں جو دینی علوم و فنون کے ایک ماہر اور کہنہ مشفق استاد ہیں اور جامعہ بنوریہ کراچی میں سالہا سال سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ پرانی درسی کتب کو تسہیل و تیسیر کے قالب میں ڈھالا ہے، اس سے نہ صرف متعلقہ علوم و فنون پر ان کی دسترس کا ثبوت ملتا ہے، بلکہ ترتیب و تدوین کے فن سے واقفیت کے ساتھ ساتھ خوش ذوقی اور سلیقہ مندی کے اوصاف بھی ان کتابوں سے نمایاں ہیں۔ عبارتوں کی پیرا گرافنگ، رموز و اوقاف کے استعمال، مباحث کی تفہیم کے لیے مرکزی اور ذیلی سرخیوں کے اضافہ، آیات و احادیث، اشعار اور اقتباسات کے عام متن سے امتیاز، پرانے طریقے کے مطابق متن کے اوپر نیچے حواشی گھسیڑنے کے بجائے صفحے کے نیچے اندراج، کتاب کے مباحث اور مسائل کی ترتیب اور ترتیب و تدوین کے دیگر اصولوں کے استعمال نے ان کتب کو بلاشبہ ایک نیا رنگ دے دیا ہے اور درس و تدریس میں ان سے استفادہ پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ سہل ہو گیا ہے۔ اگر آئندہ ایڈیشنوں میں مشکل الفاظ کی تشریح اور آیات و احادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا جاسکے تو ان کتب کی افادیت یقیناً دوچند ہو جائے گی۔

مولانا موصوف اس خدمت پر مدارس کے پورے طبقے کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں اور توقع ہے کہ اپنی خداداد صلاحیت اور ذوق کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ اس میدان میں مزید کاوشیں کرتے رہیں گے۔ ہماری رائے میں اصل ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اس نوعیت کی جدید نصابی کتب کی تیاری کا اہتمام مجموعی تعلیمی و تدریسی ضروریات کے پیش نظر خود وفاق المدارس کے مرکزی نظام کے تحت ہو، تاہم اس کی غیر موجودگی میں مولانا بدخشاہی اور ان جیسے دوسرے اہل علم اپنی انفرادی حیثیت میں جو خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور